

ہائیاں دہوائے ہیں۔۔۔ سودے ہوئے

چمکتی کچھ روشنیاں عین اس کے سر کے
اوپر رقص کر رہی تھیں۔۔۔ وہ خوشی سے
انہیں پکڑنے کی کوشش کرتی تو وہ اوپر ہو
جاتیں۔۔۔ وہ پھر اچھل کے پکڑنے لگتی

شہر

انہیں پکڑنے کی کوشش لری لو وہ اوپر ہو
جاتیں۔۔ وہ پھر اچھل کے پکڑنے لگتی
روشنی پھر سے اوپر ہو جاتی۔۔ کافی بار
ٹرائے کرنے کے بعد وہ تھک ہار کے وہیں
بیٹھ گئی۔۔ آس پاس مکمل اندھیرا تھا۔۔

ٹرائے کرنے کے بعد وہ تھک ہار کے وہیں

بیٹھ گئی۔۔۔ آس پاس مکمل اندھیرا تھا۔۔

ابھی سر گھٹنوں میں دیئے بیٹھی تھی جب

کوئی اس کے سامنے بیٹھا۔۔

سر اٹھا کے دیکھا تو خوشی سے کھل

کوئی اس کے سامنے بیٹھا۔۔

سر اٹھا کے دیکھا تو خوشی سے کھل

اٹھی۔۔ احمر۔۔ مجھے پتہ تھا آپ مجھے یہ

روشنی لا دیں گے۔۔ خوشی سے بے قابو

ہوتے وہ اس کے گلے سے جا لگی اسی اثنا

روشنی لا دیں گے۔۔ خوشی سے بے قابو
ہوتے وہ اس کے گلے سے جا لگی اسی اثنا
اس کی آنکھ کھل گئی۔۔

کچھ لمحے تو اسے لگا وہ سب حقیقت تھا۔۔
پھر دل دھک سے رہ گیا۔۔ یہ کیا۔۔

کچھ لمحے تو اسے لگا وہ سب حقیقت تھا۔۔

پھر دل دھک سے رہ گیا۔۔ یہ کیا۔۔

میں خواب دیکھ رہی تھیں۔۔ دھک

دھک کرتے دل پہ ہاتھ رکھتے وہ اٹھ کے

بیٹھ۔۔ رات کے ساڑھے تین۔۔ ہو رہے

دھک کرتے دل پہ ہاتھ رکھتے وہ اٹھ کے

بیٹھی۔۔۔ رات کے ساڑھے تین ہو رہے

تھے۔۔۔ اوف۔۔۔ احمر۔۔۔ میں روشنی۔۔۔

احمر چاچو میرے خواب میں کیا کر رہے

تھے۔۔۔ گھبراہٹ میں تھے۔۔۔

سے۔۔ اوصاف۔۔ امر۔۔ میں رومی۔۔

احمر چاچو میرے خواب میں کیا کر رہے

تھے۔۔ گھبراہٹ سے ماتھے پہ شاید بوندیں

جمع ہونے لگی تھیں۔۔ بے چینی سے پانی کا

گلاس اپنے اندر انڈیلا۔۔ کچھ سانس نارمل

جمع ہونے لگی تھیں۔ بے چینی سے پانی کا

گلاس اپنے اندر انڈیلا۔۔ کچھ سانس نارمل

ہوئیں تو دوبارہ سارا خواب سوچا۔۔

احمر نے اسے وہ روشنی تھمائی تھی اور وہ اس

کے گلے سے لگی۔۔

احمر لے اسے وہ روسی کھامی سی اور وہ اس
کے گلے سے لگی۔۔

نہیں۔۔ میں ان کے گلے کیوں لگوں

گی۔۔ بے چینی سے ہونٹ کاٹتے واپس

لیٹ گئی۔۔ باقی کی رات آنکھ نہیں لگی۔۔

نہیں۔۔ میں ان کے گلے کیوں لگوں
گی۔۔ بے چینی سے ہونٹ کاٹتے واپس
لیٹ گئی۔۔ باقی کی رات آنکھ نہیں لگی۔۔
اگلی صبح معمول کے مطابق تھی تیار ہو کے
وہ باہر چلی آئی اسے یونی جانا تھا۔۔

وہ باہر چلی آئی اسے یونی جانا تھا۔۔

Galle:

سری لنکا کا ایک خوبصورت شہر جس کی
سر زمین پہ قدم رکھتے حور عین کافی پرجوش

سری لنکا کا ایک خوبصورت شہر جس کی
سر زمین پہ قدم رکھتے حور عین کافی پرجوش
تھی۔۔

زارون نارمل ہی تھا۔۔ ساتھ ہی من چاہا ہو تو

سفیر بھی من آتا ہے

زارون نارمل ہی تھا۔۔ ساتھی من چاہا ہو تو
سفر میں بھی مزہ آتا ہے۔۔

پہلے کبھی یہاں آئے ہیں آپ۔۔ حور عین
بلیک اور کوٹ کے ساتھ بلو جینز میں بہت
سارے لگ رہے تھے۔۔ بال کندھوں پر۔۔

پلیک اور کوٹ کے ساتھ بلو جینز میں بہت

پیاری لگ رہی تھی۔۔ بال کندھوں پہ

بکھرے ہوئے تھے۔ زارون بھی پلیک

اور کوٹ میں ایک ہاتھ پاکٹ میں رکھے

لگیج تار اس کے ہاتھ

دوسرے ہوئے تھے۔ رارون میں بیٹ

اور کوٹ میں ایک ہاتھ پاکٹ میں رکھے

دوسرے سے لگیج تھامے اس کے ساتھ

روم میں داخل ہوا۔۔

نہیں۔۔ ایک لفظی جواب دیتے لگیج ایک

ایک لفظی جواب دیتے لگیج ایک

روم میں داخل ہوا۔۔

نہیں۔۔ ایک لفظی جواب دیتے لگیج ایک

طرف دیوار کے ساتھ رکھا۔۔

کمرہ کافی کشادہ اور گرم تھا۔۔ باہر کی سرد

ہوا کمرے کی گرمائش کو ڈسٹرب کرنے میں

کمرہ کافی کشادہ اور گرم تھا۔۔ باہر کی سرد
ہوا کمرے کی گرمائش کو ڈسٹرب کرنے میں
یقیناً ناکام ہی ہوتی تھیں۔۔ کوٹ اتار کے
بیڈ پہ رکھتے خود بھی بیٹھ گیا۔۔
میری بات سنیں۔۔ حور عین جو مشکل سے

بیڈ پہ رکھتے خود بھی بیٹھ گیا۔۔

میری بات سنیں۔۔ حور عین جو مشکل سے
اس کا روکھا روپ برداشت کر رہی تھی اس
کے سامنے آئی۔۔

جی سنائیں۔۔ زارون نے جوتے اتارتے سر

کے سامنے آئی۔۔

جی سنائیں۔۔ زارون نے جوتے اتارتے سر
اٹھایا۔۔

یہاں میں اور آپ ہیں۔ اور انجوائے کرنے
آئے ہیں۔۔ تو پلیز یہ سٹری ہوئی شکل بنا

یہاں میں اور آپ ہیں۔ اور انجوائے کرنے
آئے ہیں۔۔ تو پلیز یہ سٹری ہوئی شکل بنا
کے مت رہیے گا۔۔ آخر میں وہ تھوڑی
روہانسی ہوئی۔۔

زاروان، کچھ دیر اس کی شکل دیکھتا رہا پھر سر

روہانسی ہوئی۔۔

زارون کچھ دیر اس کی شکل دیکھتا رہا پھر سر
ہلا دیا۔۔ تم پلین کر لو کہاں کہاں جانا ہے
مجھے بتا دینا پھر ابھی تو میں کافی تھک گیا

میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

مجھے بتا دینا پھر ابھی تو میں کافی تھک گیا

ہوں اور سونے کا ارادہ رکھتا ہوں۔۔

جی بہتر۔۔ حور عین نے تو اتنا ہی غنیمت

جانا تھا۔۔

نہایت تیز رفتاری سے

بی بہر۔۔۔ حور عین کی نیٹ

جانا تھا۔۔

زارون تعاسف سے سر ہلاتے لیٹ گیا۔۔

جلدی ہی سو گیا تھا۔۔ حور عین نیٹ پہ

آس پاس کی جگہیں دیکھتی رہی اور پھر اس

نہیں دیکھ سکی۔۔۔

جلدی ہی سو لیا کھا۔۔ حور مین نیٹ پہ

آس پاس کی جگہیں دیکھتی رہی اور پھر اس

نے بہت ساری چیزیں پوائنٹ آؤٹ کر لیں

تھیں جہاں جہاں وہ زارون کے ساتھ جانے

والی تھی۔۔

تھیں جہاں جہاں وہ زارون کے ساتھ جانے
والی تھی۔۔

شام ڈھلے زارون اٹھا تو حور عین سو رہی
تھی۔۔ زارون نے بے ارادہ اس کا چہرا
دیکھا تو ٹھہر گیا۔۔ لمبی پلکیں ہلکی ہلکی

ہی۔۔ زارون نے بے ارادہ اس کا چہرا
دیکھا تو ٹھہر گیا۔۔ لمبی پلکیں ہلکی ہلکی
لرز رہی تھیں گلابی ہونٹ نیم وا تھے۔۔
شفاف گلابی چہرا وہ کسی بھی مرد کی خواہش
ہو سکتی تھی۔۔ بے اختیار ہوتے اس کے

شفاف گلابی چہرا وہ کسی بھی مرد کی خواہش
ہو سکتی تھی۔۔۔ بے اختیار ہوتے اس کے
گال کو نرمی سے چھوا۔۔۔ حدت محسوس
کرتے تیزی سے پیچھے ہوا جیسے بچھونے
ڈنک مار دیا ہوا

کرتے تیزی سے پیچھے ہوا جیسے بچھونے

ڈنک مار دیا ہوا

لعنت ہے زارون۔۔۔ دل میں کوئی اور

خواہش۔۔۔ جھر جھری لیتے وہ اٹھ گیا۔۔۔

پھر لکچ سے کیڑے نکالتے ہاتھ روم میں

خواہش۔۔ جھر جھری لیتے وہ اٹھ گیا۔۔
پھر لگج سے کپڑے نکالتے باتھ روم میں
بند ہو گیا۔۔

رات کو ڈنر دونوں نے ہوٹل میں ہی کیا

بند ہو گیا۔۔

رات کو ڈنر دونوں نے ہوٹل میں ہی کیا تھا۔۔

ڈنر کے بعد سوتے نہیں ہیں فوراً تھوڑی سی
واک کر لیتے ہیں۔۔ زارون کا ارادہ کمرے

واک کر لیتے ہیں۔۔ زارون کا ارادہ کمرے کی طرف جانے کا تھا پر حور عین باہر جانا چاہتی تھی۔۔

تمہیں اگر دل کر رہا ہے واک کرنے کا تو

چاہی سی ۔۔

تمہیں اگر دل کر رہا ہے واک کرنے کا تو

کر لو پر میں ابھی روم میں ہی جاؤں گا ۔۔

زارون نے سفا چٹ جواب دیا ۔۔

اوکے ۔۔ میں اکیلی ہی چلی جاتی ہوں ۔۔

زارون نے سفا چٹ جواب دیا۔۔

اوکے۔۔ میں اکیلی ہی چلی جاتی ہوں۔۔

مفلر اچھی طرح لپیٹتے وہ دوسری طرف

مڑ گئی تو زارون نے کوفت سے اسے

دیکھا۔۔۔

مڑ گئی تو زارون نے کوفت سے اسے
دیکھا۔۔۔

پھر سر جھٹکتے روم میں چلا آیا۔۔۔ دس منٹ
ہی وہ پرسکون رہا تھا پھر بے چین ہونے لگا
جو بھی تھا وہ اس کی ذمہ داری تھی بیوی

ہی وہ پرسکون رہا تھا پھر بے چین ہونے لگا
جو بھی تھا وہ اس کی ذمہ داری تھی بیوی
سمجھ کے نا سہی ذمہ داری سمجھ کے تو نبھا
ہی سکتا تھا۔۔ جوتے پہنتے باہر چلا آیا ہوٹل
سے باہر نکلا تو وہ سامنے ہی حور عین ایک

ہی سکتا تھا۔۔ جوتے پہنتے باہر چلا آیا ہوٹل
سے باہر نکلا تو وہ سامنے ہی حور عین ایک
چھوٹے سے بچے کو گود میں لیے کھیلا رہی
تھی۔۔

اب کیوں آئے ہیں۔۔ اسے آتے دیکھ کے

نہی۔۔

اب کیوں آئے ہیں۔۔ اسے آتے دیکھ کے
خفگی سے دیکھا۔۔

یہ واک ہو رہی ہے۔۔ بچے اور اسے

گھنٹے آتے آتے ملے۔۔

ی سے دیکھا۔۔

یہ واک ہو رہی ہے۔۔ بچے اور اسے

گھورتے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے۔۔

واک ہی کر رہی تھی تھی پتہ نہیں کون سی

آنٹی ایسے میری گود میں رکھ گئی ہیں۔۔

تے ک ک ک

وال ہی لر رہی سی سی پتہ نہیں لون سی

آنٹی ایسے میری گود میں رکھ گئی ہیں۔۔

منہ بسورتے بچے کو دیکھا۔۔

تم سے ایسی ہی بے وقوفی کی توقع کی جا

سکتی ہے۔۔ بچے کو اس کے گود سے لے

م سے ایسی ہی بے وقوفی کی لوح کی جا
سکتی ہے۔۔ بچے کو اس کے گود سے لے
کے اسے اٹھنے کا کہا پھر خالی بیچ پہ بچے کو
بٹھایا۔۔

چلو اب۔۔

بٹھایا۔۔

چلو اب۔۔

یہ اکیلا روئے گا۔۔ فکر مندی سے کہا
تم اس کی ماں نہیں ہو جو فکر ہو رہی
ہے۔۔ زارون تلخ ہوا۔۔

تم اس کی ماں نہیں ہو جو فکر ہو رہی
ہے۔۔ زارون تلخ ہوا۔۔

حور عین خامش ہو گئی ابھی وہ کچھ ہی آگے
گئے تھے جب ایک عورت ان کے پاس
دوڑتی ہوئی آئی۔۔ شارٹ ڈریس دیکھ کے

گئے تھے جب ایک عورت ان کے پاس
دوڑتی ہوئی آئی۔۔ شارٹ ڈریس دیکھ کے
حور عین شرمندہ ہو گئی تھی۔۔

آپ کا بچہ وہاں اکیلا رو رہا ہے۔۔ شائستہ
انگرہزی میں کہتے وہ حور عین، سے مخاطب

خوریں سرمنده ہوئی ہیں۔۔

آپ کا بچہ وہاں اکیلا رو رہا ہے۔۔ شائستہ
انگریزی میں کہتے وہ حور عین سے مخاطب
تھی۔۔

جی وہ میرا بچہ نہیں ہے۔۔ حور عین نے

انگریزی میں لہتے وہ حور عین سے مخاطب
تھی۔۔

جی وہ میرا بچہ نہیں ہے۔۔ حور عین نے
بھی انگریزی میں ہی جواب دیا۔۔

میں نے آپ کے پاس ہی دیکھا ہے اسے

بھی انگریزی میں ہی جواب دیا۔۔

میں نے آپ کے پاس ہی دیکھا ہے اسے

کب سے آپ اسے گود میں لیے بیٹھی

تھیں۔۔۔ بے لچک انداز میں کہتے وہ اسے

گھور گئی۔۔

نہیں۔۔۔ بے لچک انداز میں کہتے وہ اسے
گھور گئی۔۔

نو۔۔ یہ ہمارا نہیں ہے۔۔ حور عین کہتے
اگے بڑھنے لگی گی وہ عورت غصے سے اس
کے سامنے آئی۔۔

اگے بڑھنے لگی گی وہ عورت غصے سے اس
کے سامنے آئی۔۔

تم غلط کر رہی ہو اپنے اتنے چھوٹے بچے کو
ایسے ہی چھوڑے جا رہی ہو۔۔۔

ارے۔۔ وہ ہمارا نہیں سے کہہ تو رہی

ایسے ہی چھوڑے جا رہی ہو۔۔۔

ارے۔۔ وہ ہمارا نہیں ہے کہہ تو رہی

ہے۔۔ اب کی بار زارون نے اسے جواب

دیا۔۔

آب میرڈ ہیں۔۔ اس عورت کا رخ اب

دیا۔۔

آپ میرڈ ہیں۔۔ اس عورت کا رخ اب
زارون کی طرف ہوا۔۔

جی۔۔ پر ابھی ہم یہاں ہنی مون کے لیے

آ رہے ہیں ابھی یہاں رہ کر آ کر ملنے کی بات

جی۔۔۔ پر ابھی ہم یہاں ہنی مون کے لیے
آئے ہیں ابھی ہمارے بچے آنے میں وقت
لگے گا۔۔۔ دانت پیستے اس نے حور عین کا
ہاتھ پکڑا اور تیزی سے آگے قدم بڑھا

لے گا۔۔ دانت پیستے اس لے حورین کا

ہاتھ پکڑا اور تیزی سے آگے قدم بڑھا

دیئے۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے یوں انجان جگہ پہ

آکے کسی کا بچہ تھام لیا۔۔ روم میں پہنچتے

دیئے۔۔

تمہارا دماغ خراب ہے یوں انجان جگہ پہ
آکے کسی کا بچہ تھام لیا۔۔ روم میں پہنچتے
اس کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔۔
مجھے کیا پتہ تھا۔۔

جھے کیا پتہ تھا۔۔

ہاں تمہیں تو کچھ پتہ ہی نہیں دودھ پیتی بچی
ہو۔۔

اچھا نا چھوڑیں۔۔ اب تو روم میں آگئے ہیں
ہم۔۔ حور عین نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔

اچھا نا چھوڑیں۔۔ اب تو روم میں آگئے ہیں
ہم۔۔ حور عین نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔
روم میں آئے ہیں پاکستان نہیں گئے۔۔
صبح تک باہر وبال مچا ہوا ہو گا جانے کون
عورت تھی بچہ کس کا تھا کہاں سے آیا۔۔

صبح تک باہر و بال مچا ہوا ہو گا جانے کون
عورت تھی بچہ کس کا تھا کہاں سے آیا۔۔
آئی ایم سوری کچھ نہیں ہو گا۔۔
اگر کچھ ہوا تو خود ہی ہینڈل کرنا۔۔ زارون
غصے سے بیڈ۔۔ لٹنے لائٹ بند کر گیا۔۔

اگر کچھ ہوا تو خود ہی ہینڈل کرنا۔۔ زارون
غصے سے بیڈ پہ لیٹتے لائٹ بند کر گیا۔۔
حور عین کچھ کہے بنا مسکرا دی۔۔ غصے میں
ہی سہی وہ اس کی فکر کر رہا تھا

ہی سہی وہ اس کی فکر کر رہا تھا

زمان ہاؤس کی اب تک تمام صبح بہت
خوبصورت گزری تھیں۔۔ ابھی بھی وہ

سراحدہ بیگم کے ساتھ کچھ مہر ناشتہ بنا رہا

خوبصورت گزری تھیں۔۔ ابھی بھی وہ
ساجدہ بیگم کے ساتھ کچن میں ناشتہ بنانے
میں مدد کر رہی تھی۔۔ سبھی باہر ٹیبل پہ
بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔

میں مدد کر رہی سی ۔۔۔ سی باہر میں پہ
بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے ۔۔۔

ایک کپ چائے ملے گا ۔۔۔ وہ اپنے دھیان
میں چائے کیوں میں انڈیل رہی تھی جب
عبدالوہاب کچن میں آیا ۔۔۔

میں چائے پلوں میں انڈیل رہی گئی جب

عبدالوہاب کچن میں آیا۔۔

باہر چلیں میں لے کے آرہی ہوں۔۔

آخری کپ بھرتے دوپٹہ سیٹ کیا۔۔

باہر والوں نے ہی یہاں بھیجا ہے۔۔ مسکرا

آخری لب بھرتے دوپٹہ سیٹ لیا۔۔

باہر والوں نے ہی یہاں بھیجا ہے۔۔ مسکرا

کے کہتے وہ کرسی گھسیٹ کے بیٹھ گیا۔۔

انزلہ کے ہاتھ بلا وجہ لرزے۔۔

منزلیں لاکھ کھٹن آئیں گزر جاؤں گا

انزلہ کے ہاتھ بلا وجہ لرزے۔۔
منزلیں لاکھ کھٹن آئیں گزر جاؤں گا
حوصلہ ہار کے بیٹھوں گا تو مر جاؤں گا
چل رہے تھے جو میرے ساتھ کہاں ہیں
وہ لوگ

چل رہے تھے جو میرے ساتھ کہاں ہیں
وہ لوگ

جو یہ کہتے تھے رستے میں بکھر جاؤں گا
درد بدر ہونے سے پہلے کبھی سوچا بھی نا تھا
گر مجھے اس نا آما تو کدھر جاؤں گا

درد بدر ہونے سے پہلے کبھی سوچا بھی نا تھا

گر مجھے راس نا آیا تو کدھر جاؤں گا

تم عبدالوہاب کو دو میں باہر دے آتی

ہوں۔۔ ساجدہ بیگم نے بیٹے کی بے تابی

محسوس کر کے خود ہی سمجھ کر کار کا شور مچا دیا

میں جبراً وہاب و درویش باہر رکے اس
ہوں۔۔ ساجدہ بیگم نے بیٹے کی بے تابی
محسوس کرتے خود ہی سمجھداری کا ثبوت دیا
تو انزلہ بھی خاموشی سے کپ اٹھا کے اس
کے سامنے رکھ گئی۔۔

.....

کے سامنے رکھ گئی۔۔

بیٹھ جاؤ تم سے بات کرنی ہے۔۔ وہ پلٹنے
لگی تو اسے روکا۔۔

ناشتہ کر لیں نا پھر بات کر لیں گے۔۔

سہد اے ناشتہ کھ

لی تو اسے روکا۔۔

ناشتہ کر لیں نا پھر بات کر لیں گے۔۔

یہیں لے آؤ ناشتہ بھی۔۔

سب کیا سوچیں گے۔۔ انزلہ نے گھورا۔۔

کوئی کچھ نہیں سوچے گا تم لے آؤ

سب کیا سوچیں گے۔۔۔ انزلہ نے ٹھہرا۔۔
کوئی کچھ نہیں سوچے گا تم لے آؤ
شباباش۔۔

آپ بات بتائیں میں سن رہی ہوں وہ کرسی
پچھے کرتے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔

آپ بات بتائیں میں سن رہی ہوں وہ کرسی
پیچھے کرتے اس کے سامنے بیٹھ گئی۔۔

بہت ضدی ہو۔۔ اگر یہی ضد پہلے کر لیتی
تو ابھی میرے سامنے یوں نا بیٹھی ہوتی۔۔

لطیف سا طنز کرتے عبدالوہاب نے چائے

تو اچھی میرے سامنے یوں نا بیٹھی ہوئی ۔۔

لطیف سا طنز کرتے عبدالوہاب نے چائے

سپ لیا ۔۔۔

اگر آپ نے یہی کہنا تھا تو میرے بیٹھے بنا

بھی کہہ سکتے تھے ۔۔

اگر آپ نے یہی کہنا تھا تو میرے بیٹھے بنا
بھی کہہ سکتے تھے۔۔

اچھا اچھا۔۔ سوری۔۔ تمہارے پیپرز چاہیں
مجھے۔۔ پاسپورٹ وغیرہ کے لیے۔۔ اگر
وہاں یڑے ہیں تو میں ابھی چھوڑ دوں گا

مجھے۔۔ پاسپورٹ وغیرہ کے لیے۔۔ اگر

وہاں پڑے ہیں تو میں ابھی چھوڑ دوں گا

پھر واپسی میں کسی کے ساتھ آجانا۔

پیسرز تو وہیں ہیں۔۔ وہ پرسونل انداز میں

وہاں مجھے جاننے کا کہا ضرور ہے

پھر وہ اس میں سے ہاتھ اٹھا کر

پیسرز تو وہیں ہیں۔۔۔ وہ پر سوچ انداز میں

بولی۔۔۔ پر مجھے جانے کی کیا ضرورت میں

عنایہ کو کہہ دوں گی وہ آپ کو دے دے

گی۔۔۔

تخنہ کہ نہد ہر گز شہ کی

سنا یہ تو لہہ دوں گی وہ اپ تو دے دے
گی۔۔

تم خود کیوں نہیں جاؤ گی۔۔ شہوار کچن
میں پھر سے چائے لینے آئی تھی شاید۔۔
میں کیا کروں گی جا کے پہلے بڑی مشکل

میں پر سے چائے پیے اسی کی سہاید۔۔
میں کیا کروں گی جا کے پہلے بڑی مشکل
سے جان چھڑوا کے آئی ہوں۔۔ نظریں
جھکائے وہ اپنے ہاتھ دیکھنے لگی۔۔
تم بہت بتمیز ہو یہ میں کیوں بھول گئی۔۔

جھکائے وہ اپنے ہاتھ دیکھنے لگی۔۔

تم بہت بتمیز ہو یہ میں کیوں بھول گئی۔۔

انزلہ نے خفت سے وہاب کی طرف

دیکھا۔۔ اب دیکھ لیں۔۔

خبر دار جو میری بیوی کو تم نے بتمیز

دیکھا۔۔ اب دیکھ لیں۔۔

خبر دار جو میری بیوی کو تم نے بتمیز

کہا۔۔ دنیا کی سب سے سمجھدار لڑکی

ہے۔۔ وہاب نے انکھ دباتے شرارت سے

انزلہ کو دیکھا۔۔

ہے۔۔ وہاب نے انکھ دباتے شرارت سے
انزلہ کو دیکھا۔۔

نئی نئی شادی کا خمار ہے وہاب بھائی۔۔ کچھ
دنوں بعد یہی آپ کو چڑیل لگے گی۔۔۔
تم تو جلتی رہنا۔۔ انزلہ اسے گھورتے اٹھ

دنوں بعد یہی آپ کو چڑیل لگے گی۔۔۔
تم تو جلتی رہنا۔۔۔ انزلہ اسے گھورتے اٹھ
کھڑی ہوئی۔۔۔

ابچھے بھلے باتیں کر رہے تھے۔۔۔ اس گھر
میں تو یراٹوئیسی نام کی چیز نہیں ہے۔۔۔

اچھے بھلے باتیں کر رہے تھے۔۔ اس گھر
میں تو پرائووسی نام کی چیز نہیں ہے۔۔
تو بھائی اپنے کمرے میں باتیں کیا کریں نا
یوں پبلک پلیس پہ ہاتھوں میں ہاتھ لیے
بیٹھیں گے تو ڈیسٹر بنیں گے تو ہر گز

ریادہ پڑ پڑنا سرو چائے میں سی مر
جائے گی۔ عبدالوہاب خالی کپ سنک میں
رکھ کے اس کے سر پہ ہلکی سی چیت لگاتے
باہر نکل گیا۔۔

انزلہ سب کے ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کرنے
آئے۔

باہر سے لیا۔۔

انزلہ سب کے ساتھ بیٹھ کے ناشتہ کرنے
لگی تھی۔۔

وہاب بھائی آپ نے منہ دیکھائی میں کیا دیا
تھا۔۔ ادینہ نینیکین سے ہاتھ صاف کرتے

ہاتھ صاف کرتے

وہاب بھائی آپ نے منہ دیلھائی میں کیا دیا
تھا۔۔ ادینہ نپیکین سے ہاتھ صاف کرتے
بولی تو انزلہ کو اچھو لگا۔۔ بھلا یہ کوئی
سوال تھا پوچھنے والا۔۔

انہوں نے بس سنجیدہ سے مشورے اور

سوال تھا پوچھنے والا ۔۔

انہوں نے بس سنجیدہ سے مشورے اور
نصیحتیں کی ہونگی ۔۔ وجدان نے نوالہ لیتے
وہاب کی ٹانگ کھینچی ۔۔

ہاں اسے بتایا ہے یہاں اپنے آپ کو بچا

وہاب کی ٹانگ کھینچی۔۔

ہاں اسے بتایا ہے یہاں اپنے آپ کو بچا
کے رکھنا بڑے الو کے پٹھے اور خبیث قسم
کے دیور ہیں تمہارے۔۔

بہت اچھا کیا بھائی۔۔ انزلہ بیٹا اب تو

کے دیور ہیں تمہارے۔۔

بہت اچھا کیا بھائی۔۔ انزلہ بیٹا اب تو

تمہاری شامت پکی ہے۔۔ اسد نے آئی برو

اٹھاتے وہاب کو دھمکایا۔۔

سہل تو انزلہ بھائی، کہہ کر وہ اور دوسرا

اٹھاتے وہاب کو دھمکایا۔۔

پہلے تو انزلہ بھا بھی کہا کرو۔۔ اور دوسرا

مذاق اپنی جگہ بتمیزی نہیں کرنی۔۔ وہ

ایک دم سنجیدہ ہوا۔۔

ہو نہ ہو گئے یا تھر۔۔ بارہ۔۔ اور نہ

ایک دم سنجیدہ ہوا۔۔

ہو نہہ نج گئے ماتھے پہ بارہ۔۔ ادینہ نے

منہ بسورا۔۔ جب سے گھر میں ان کی شادی

کا ذکر شروع ہوا تھا بھائی اتنے سنجیدہ ہو

گئے تھے کہ ہم اتنے فانی نہ تھے۔۔

منہ بسورا۔۔ جب سے طر میں ان کی سادہ
کا زکر شروع ہوا تھا بھائی اتنے سنجیدہ ہو
گئے تھے کہ ہم تو ہم فراز صاحب بھی
بات کرنے سے ڈرتے تھے۔۔ اسد نے
اس کے کان میں گھستے انفارم کیا۔۔

بات لرنے سے ڈرتے تھے۔۔ اسد نے

اس کے کان میں گھستے انفارم کیا۔۔

پر پھر پتہ نہیں تم نے پہلے دن ہی کون

سا جادو کیا جو بھائی ہم سے یوں مستی بھری

باتیں کر رہے ہیں۔۔

سا جادو لیا جو بھالی ہم سے یوں کسی بھری
باتیں کر رہے ہیں۔۔

بس تم لوگوں کو میرا احسان ماننا چاہیے۔۔
انزلہ بھی فوراً پرانی جون میں ائی تو اسد
دانتوں پہ دانت جماتے سیدھا ہو گیا۔۔

انزلہ بھی فوراً پرانی جون میں الی تو اسد
دانتوں پہ دانت جھاتے سیدھا ہو گیا۔۔
اگر تم لوگوں کے راز و نیاز ہو گئے ہوں
تو انزلہ مجھے بتا دو کیا کرنا ہے۔۔ وہ اپنی
خوش نما آنکھوں کو جنبش دیتے اسے دیکھ

تو انزلہ مجھے بتا دو کیا کرنا ہے۔۔ وہ اپنی
خوش نما آنکھوں کو جنبش دیتے اسے دیکھ
رہا تھا۔۔

میں عنایہ کو میسج کر دیتی ہوں وہ آپ کو
پیرز دے دے گی۔۔ اس کا ابھی بھی

میں عنایہ کو میسج کر دیتی ہوں وہ آپ کو
پیپرز دے دے گی۔۔ اس کا ابھی بھی
یہی فیصلہ تھا۔۔

تم خود کیوں نہیں جا رہی۔۔ ہو آؤ بیٹا

سب خوش ہو جائیں گے۔۔ سراجہ بیگم نے

میں وہاں جا کے کیا کروں گی ماما۔۔۔ روز
روز وہاں جانا بھی تو اچھا نہیں لگتا۔۔
تمہارا اپنا گھر ہے روز روز کی کیا بات
ہے۔۔

آج کل کے بچے تو اتنے تیز ہیں کہ

مہارا اپنا سر ہے رور رور کی لیا بات

ہے۔۔

اچھا۔۔ پر عبدالوہاب نے تو کہا تھا اب یہ
میرا گھر ہے۔۔ مسکراہٹ دباتے سنجیدہ سے
عبدالوہاب کو دیکھا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی

میرا لھر ہے۔۔ سکر اہٹ دباتے سجدہ سے
عبدالوہاب کو دیکھا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی
مسکرا دیا۔۔

میں نا کہتا تھا یہی بڑی سمجھدار ہے۔۔
عبدالوہاب نے شہورا کو باور کروایا تو وہ پہلو

میں نا کہتا تھا یہی بڑی مجھدار ہے۔۔

عبدالوہاب نے شہورا کو باور کروایا تو وہ پہلو

بدل گئی۔۔ بات تو اس نے ٹھیک ہی کہی

تھی اب انزلہ کا یہی گھر تھا۔۔

کچھ دیر بعد عبدالوہاب چلا گیا تو انزلہ باقی

ہی اب انزلہ کا یہی کھر تھا۔۔

کچھ دیر بعد عبدالوہاب چلا گیا تو انزلہ باقی
خواتین کے ساتھ مل کے مارنگ شو دیکھنے
لگی



اور کتنی دیر لگے گی لیپا نیپوتی میں۔۔ زارون
نے کوفت سے اسے دیکھتے کوٹ کی زپ
بند کی وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بس لب

نے کوفت سے اسے دیکھتے کوٹ کی زپ
بند کی وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے بس لپ
سٹک ہی رگڑ رہی تھی۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔ حور عین نے
آنے سے ہی گھورا۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔ حور عین نے
آنے سے ہی گھورا۔۔

میرے خیال سے تمہاری شکل اتنی بری
نہیں ہے کہ تمہیں یہ مصنوعی طریقے

استعمال کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔۔۔

میرے حناں سے مہارانی ساسی اسی بری
نہیں ہے کہ تمہیں یہ مصنوعی طریقے
استعمال کرنے پڑ رہے ہیں۔۔۔ جا بختی
نظروں سے دیکھتے موبائل اٹھا کے پاکٹ
میں رکھا۔۔۔

کب تک تیرے سمجھے

سروں سے دیے سو باں اٹھائے پاس

میں رکھا۔۔

کیا میں اسے تعریف سمجھوں۔۔ حور عین

بے ساختہ کھل اٹھی۔۔

جو سمجھنا ہے سمجھ لو پر پلینز جلدی کرو واپسی

بہت تیر کا کہہ کر اے کس کا کہہ کر

بے ساختہ س آئی۔۔

جو سمجھنا ہے سمجھ لو پر پلیز جلدی کرو واپسی
پہ پھر تم نے کل کی طرح کوئی ڈرامہ کر
دینا ہے۔۔ انہیں آج چھٹا دن تھا۔۔ اور
چھ دن سے مسلسل وہ لوگ کہیں نا کہیں

دینا ہے۔۔ انہیں آج چھٹا دن تھا۔۔ اور
چھ دن سے مسلسل وہ لوگ کہیں نا کہیں
جا رہے تھے۔۔ آج انکا قریبی بیچ جانے کا
ارادہ تھا۔۔

آدھے گھنٹے کا سفر ان لوگوں کی توں توں

ارادہ تھا۔۔

آدھے گھنٹے کا سفر ان لوگوں کی توں توں
میں میں گزرتے پتہ ہی نہیں چلا وہاں پہنچتے
ہی زارون کو اندزہ ہو گیا کے یہاں کیسے
لوگ اتے ہونگے۔۔ گاڑی سے اترنے سے

ہی زارون کو اندزہ ہو گیا کے یہاں کیسے
لوگ اتے ہونگے۔۔ گاڑی سے اترنے سے
پہلے ہی وہ کوفت زدہ ہوا۔۔

آجائیں اب۔۔ مرا کبے میں ہی چلے گئے
ہیں۔۔ حور عین نے اپنا بیگ اٹھاتے اسے

آجائیں اب۔۔ مرا کبے میں ہی چلے گئے
ہیں۔۔ حور عین نے اپنا بیگ اٹھاتے اسے
تیکھی نظروں سے دیکھا۔۔ زارون گہری
سانس بھرتے اتر آیا۔۔

آس، ماس، لڑکھال، اور مرد حضرات و ماں کے

سانس بھرتے اتر آیا۔۔

آس پاس لڑکیاں اور مرد حضرات وہاں کے
مقامی شورٹ ڈریس میں ایک دوسرے کی
باہوں میں باہیں ڈالے دنیا مافیا سے بے

خبر تھے نہ راول نہ جت اللہ کا

مقامی صورت درمیں میں ایک دوسرے کی
باہوں میں باہیں ڈالے دنیا مافیا سے بے
خبر پھر رہے تھے زارون نے حتہ الامکان
کوشش کی تھی کہ وہ نظریں موبائل سے
نا ہٹائے۔۔

گتہ بہ گتہ

لوسس کی سی لے وہ نظریں موبائل سے
نا ہٹائے۔۔

یہ جگہ تو پیاری ہے پر یہاں لوگ بہت بے
شرم ہیں۔۔ حور عین نے پندرہ منٹ بعد
بڑا جاندار تبصرہ کیا۔۔

سرم ہیں۔۔ حوریں لے پندرہ منٹ بعد
بڑا جاندار تبصرہ کیا۔۔

زارون نے دانتوں پہ دانت جھاتے اسے
دیکھا۔۔

تمہیں ہی بہت شوق ہو رہا تھا یہاں آنے

دیکھا۔۔

تمہیں ہی بہت شوق ہو رہا تھا یہاں آنے

کا۔۔

تو۔۔۔

تو یہ کے اب دیکھو۔۔ خوبصورت

تو۔۔۔

تو یہ کے اب دیکھو۔۔ خوبصورت

نظارے۔۔

میں تو دیکھ ہی رہی ہوں آپ بھی دیکھ لیں

شاید کچھ سیکھنے کو ملے۔۔

میں تو دیکھ ہی رہی ہوں آپ بھی دیکھ لیں
شاید کچھ سیکھنے کو ملے۔۔

لاحول ولا قوہ۔۔ زارون نے خفت سے
اسے گھورا۔۔ پر فوراً نظریں پھیریں وہ اسے
شورخ نظر دلا، اسے بہت کچھ باور کروا رہی

اسے گھورا۔۔ پر فوراً نظریں پھیریں وہ اسے
شوخی نظروں سے بہت کچھ باور کروا رہی
تھی۔۔

میں کیوں شرما رہا ہوں۔۔ اس کا اتنا بولڈ
انداز دیکھ کے خود بہ لعنت بھیجی۔۔

میں کیوں شرما رہا ہوں۔۔ اس کا اتنا بولڈ
انداز دیکھ کے خود پہ لعنت بھیجی۔۔

کچھ دیر ہی وہ لوگ وہاں ٹھہرے تھے پھر
سڑکوں پہ مٹر گشت کی۔۔ شام ڈھلے سن

سڑکوں پہ مٹر گشت کی۔۔ شام ڈھلے سن

پھر دیر میں وہ سوت وہاں پہنچے۔ ہرے پر
سڑکوں پہ مٹر گشت کی۔۔۔ شام ڈھلے سن
سیٹ ویو دیکھا پیکرز کلک کیں اور واپس
آگئے۔۔۔ وہاں آنے سے اتنا ہوا تھا کہ
دونوں کے مابین بات چیت ہونے لگے
تھ

اٹنے۔۔ وہاں اے سے اٹنا ہوا کھالے
دونوں کے مابین بات چیت ہونے لگے
تھی۔۔

رات کو دونوں ہی کافی تھکے ہوئے تھے پر
حور عین آج اور کچھ سوچ رہی تھی۔۔

رات کو دونوں ہی کافی سستے ہوئے تھے پر
حور عین آج اور کچھ سوچ رہی تھی۔۔
ہم۔ لوگ ہنی مون کی سب سے خاص چیز
مس کر رہے ہیں۔۔ چہرے پہ نائٹ کریم
لگاتے حور عین نے اسے دیکھا تو زارون
کے

مس لر رہے ہیں۔۔ چہرے پہ نائٹ لریم

لگاتے حور عین نے اسے دیکھا تو زارون

کی کان کی ل و تک سرخ پڑی۔ کوئی بھی

جواب دیئے بنا لیپ ٹاپ پہ جھکا رہا۔۔

سن رہے ہیں میری بات۔۔ حور عین کسی

جواب دیئے بنا لپ ٹاپ پہ جھکا رہا۔۔
سن رہے ہیں میری بات۔۔ حور عین کسی
اور ہی موڈ میں تھی۔۔

کیا کہہ رہی ہو۔۔ انجام بنا۔۔
میں کہہ رہی ہوں ہم لوگ ہنی مون کی

کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ انجام بنا۔۔

میں کہہ رہی ہوں ہم لوگ ہنی مون کی

اصل چیز تو مس کر رہے ہیں۔۔ سٹول

گھماتے اس کی جانب رخ کر کیا۔۔

کون سی۔۔ وہ لا تعلق بنا۔۔

گھماتے اس کی جانب رخ کر کیا۔۔

کون سی ۔۔ وہ لا تعلق بنا۔۔

وہی جو صرف میاں بیوی۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔ غصے سے اور اشتعال

سے آنکھوں سے لہو، گہرے گہرے، وہ اتنی ر

جسٹ شٹ اپ۔۔ غصے سے اور اشتعال
سے آنکھیں لہو رنگ ہو گئی۔۔ وہ اتنی بے
ہودہ گفتگو کیسے کر رہی تھی۔۔ لیپ ٹاپ
زور سے بند کرتے اس کا رویہ اتنا سرد تھا
کہ حیرتوں کے بحر میں نہاں ہو سکا۔

زور سے بند کرتے اس کا رویہ اتنا سرد تھا
کے حور عین کچھ بول ہی نا سکی۔۔۔ حلانکہ
وہ رومنٹک ڈنر کا کہنے والی تھی۔۔۔ اس کے
اتنے ٹھنڈے انداز پہ انکھیں بھر آئیں

وہ رومٹک در کا ہے واہی واہی۔۔۔ اس کے
اتنے ٹھنڈے انداز پہ انکھیں بھر آئیں
واپس رخ کرتے زور زور سے اپنے چہرے
کو مسلنے لگی۔۔۔

جس کی وجہ سے آپ ایسا کر رہے ہیں
کچھ

اتنے ٹھنڈے انداز پہ اٹھیں بھر آئیں
واپس رخ کرتے زور زور سے اپنے چہرے
کو مسلنے لگی۔۔۔

جس کی وجہ سے آپ ایسا کر رہے ہیں
اللہ کرے وہ کبھی سکون میں نہ رہے۔۔

دل شدید تکلیف میں تھا انزلہ لو لوستے وہ
رونے لگی۔۔

زارون کمفرٹر اوڑ گیا۔۔

اگلے دن بھی اس کا موڈ اوف ہی رہا۔۔ پر
حور عین نے خود سے سوری کر لیا تھا۔۔

اگلے دن بھی اس کا موڈ اوف ہی رہا۔۔۔ پر

حور عین نے خود سے سوری کر لیا تھا۔۔۔

انی ایم سوری رات کے لیے۔۔۔ چیزیں

سمیٹتے دھیمی سی آواز میں کہا۔۔۔

اٹس اوکے۔۔۔ زارون نے بھی لمبی بحث

سمیٹتے دھیمی سی آواز میں کہا۔۔

اٹس اوکے۔۔ زارون نے بھی لمبی بحث

نہیں کی۔۔ آج کہیں جانے کا پلین نہیں

تھا۔۔ وہ آفس کا کام کچھ کرنے

لگا۔۔ حور عین چہزں سمیٹ کے باہر نکل

تھا۔۔ وہ آفس کا کام کچھ کام کرنے
لگا۔۔۔ حور عین چیزیں سمیٹ کے باہر نکل
گئی۔۔

دوپہر تک بیٹھ بیٹھ کے اس کی کمر دکھنے
لگا، تہہ سدا ہوا۔۔۔ حور عین باہر چلا گئی۔

دوپہر تک بیٹھ بیٹھ کے اس کی کمر دکھنے
لگی تو سیدھا ہوا۔۔ حور عین باہر چلی گئی
تھی اسے اب خیال آیا۔۔ تو اٹھ کے باہر
آیا۔۔ کافی دیر ہو گئی تھی۔۔ ادھر ادھر
کھیت کھیت کھیت کھیت کھیت کھیت کھیت کھیت

آیا۔۔۔ کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔ ادھر ادھر
دیکھتے وہ اسے کہیں نظر نہیں آئی۔۔
عجیب لڑکی ہے جن کی طرح غائب ہو جاتی
ہے۔۔۔ موبائل نکالتے اس کان مبر ملایا۔۔

جیب سرفی ہے۔ ن فی سرف عاب ہو جانی
ہے۔۔ موبائل نکالتے اس کان مبر ملایا۔۔
ٹوں۔۔ ٹوں۔۔۔۔۔

بیل جانے لگی وہ اپنے گال کا بلیک مار
کھجاتے ساتھ ادھر ادھر دیکھ بھی رہا تھا۔۔

نیل جانے لگی وہ اپنے گال کا بلیک مار
کھجاتے ساتھ ادھر ادھر دیکھ بھی رہا تھا۔۔
دور اسے حور عین کا صرف سر نظر آیا۔۔
پھر ساتھ ہی غائب ہو گیا۔۔ وہ تیزی سے
اس جانب آیا تو جمپنگ مشین پہ چڑھی وہ

حور عین۔۔ اسے زور سے آواز دیتے متوجہ
کیا۔۔۔ پر اس نے کہاں دیکھنا تھا۔
کافی دیر کھڑا اس کے دیکھنے کا انتظار کرتا رہا
پھر دوبارہ کال ملائی تو اس کا موبائل پاس
ہی رنگ ہوا۔۔

پھر دوبارہ کال ملائی تو اس کا موبائل پاس
ہی رنگ ہوا۔۔۔

حد ہوتی ہے ۱ سیوقونی کی۔۔ اس کا مفلر
اور موبائل وہیں قریب رکھے ہوئے
تھے۔۔ تعاسف سے دونوں چیزیں اٹھائی

اور موبائل وہیں قریب رکھے ہوئے
تھے۔۔ تعاسف سے دونوں چیزیں اٹھائی
اور سائڈ پہ جا کے بیٹھ گیا۔۔ کافی دیر بعد
جب حور عین اپنا موبائل اٹھانے آئی تو وہاں
نایا کے مدحواس ہوئی۔۔

جب حور عین اپنا موبائل اٹھانے آئی تو وہاں
ناپا کے بدحواس ہوئی۔۔

افف میرا موبائل۔۔ فکر مندی سے
ادھر ادھر دیکھا پاس ہی ایک عورت بیٹھی
تھی

انک میرا سوبان۔۔ سر مندی سے
ادھر ادھر دیکھا پاس ہی ایک عورت بیٹھی
تھی۔۔

یہاں ایک موبائل اور مفلر رکھا تھا کسی کو
اٹھاتے ہوئے تو نہیں دیکھا آپ نے۔۔

یہاں ایک سو باں اور رہا رہا سی و
اٹھاتے ہوئے تو نہیں دیکھا آپ نے۔۔
نو۔۔ اس نے گر دن ہلا دی۔۔
پار۔۔ کمر پہ ہاتھ رکھتے وہ بس رونے والی
تھی اور زارن دور بیٹھے اس کی حرکتیں

یار۔۔ لمر پہ ہاتھ رھتے وہ بس رونے والی
تھی اور زارن دور بیٹھے اس کی حرکتیں
ملاحظہ فرماتا رہا۔۔ ادھا گھنٹہ وہ وہیں رونی
صورت بنائے ڈھونڈھتی رہی۔۔
ریسپشن پہ کمپلین کرتی ہوں۔۔ کچھ سوچتی

صورت بنائے ڈھونڈھتی رہی۔۔

ریسپشن پہ کمپلین کرتی ہوں۔۔ کچھ سوچتی

وہ ریسپشن کی طرف مڑی کے اچانک

نگاہ زارون پہ پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

نظریں ملیں تو دل زور سے دھڑکا۔۔

نگاہ زارون پہ پڑی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا
نظریں ملیں تو دل زور سے دھڑکا۔۔
اوقف۔۔ یہ بھی یہاں۔۔ خود کو مفلر
کے بغیر وہ بھی زارون کے سامنے لے
کے حانا۔۔ یہاں تو سب غیر ملکی تھے ان

کے بغیر وہ بھی زارون کے سامنے لے
کے جانا۔۔ یہاں تو سب غیر ملکی تھے ان
کے ماحول میں یہ نارمل تھا پر۔۔ چھوٹے
چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے پاس آئی۔۔
کیا ہوا انجوائے کرتی نا اور میں یہی

چھوٹے قدم اٹھاتے اس کے پاس آئی۔۔

کیا ہوا انجوائے کرتی نا اور میں یہی

ہوں۔۔۔ جاؤ۔۔ انداز جتنا ہوا تھا۔۔

میرا موبائل اور مفلر گم ہو گیا ہے۔۔

جس طرح بے فکر رہے تم اچھل رہے تھے

میرا موبائل اور مفلر گم ہو گیا ہے۔۔

جس طرح بے فکری سے تم اچھل رہی تھی

گم ہی ہونا تھا۔۔ انسانیت نام کی چیز ہی

نہیں ہے تم میں بے شرمیوں کی طرح اپنے

حصہ سڑوں سرے بیٹھا تھا سر لہاں لے

اس کی طرف اچھالا۔۔ جسے حور عین نے

نفت سے پکڑ کے خود کے گرد لپیٹا۔۔

موبائل بھی تمہارے پاس ہے۔۔ کچھ دیر

خاموشی سے گزرے تو بے بسی سے زارون

موبائل بی تمہارے پاس ہے۔۔ کچھ دیر
خاموشی سے گزرے تو بے بسی سے زارون
کو دیکھا۔۔

بڑے جلدی خیال آ گیا ہے جناب کو۔۔
ایم سوری نا۔۔ وہ سب اتنا انجوائے کر رہے

بڑے جلدی خیال آ گیا ہے جناب کو۔۔
ایم سوری نا۔۔ وہ سب اتنا انجوائے کر رہے
تھے میرا بھی دل کیا۔۔
اور تم اپنی چیزیں وہیں چھوڑ کے چلی
گئیں۔۔

اور تم اپنی چیزیں وہیں چھوڑ کے چلی
گئیں۔۔

اچھا سوری معاف کر دو۔۔

ہر بار سوری۔۔ زارون نے گھورتے اسے
موبائل دیا۔۔

ہر بار سوری۔۔ زارون نے گھورتے اسے
موبائل دیا۔۔

تھینکو۔۔ تم بہت اچھے ہو۔۔ حور عین

نے بے اختیار اٹھ کے اس کے گال کھینچے

وہ کتنی رشاک تھی، موبائل، کہ سہی، سامت

نے بے اختیار اٹھ کے اس کے گال کھینچے
وہ کتنی پریشان تھی موبائل کو سہی سلامت
دیکھ کے کچھ سکون ہوا۔۔

لمٹ میں رہو اور یہ تم تم کیا ہوتا ہے۔۔
زارون نے ابھی بھی تنور ماں سدھی نہیں

لمٹ میں رہو اور یہ تم تم کیا ہوتا ہے۔۔
زارون نے ابھی بھی تیوریاں سیدھی نہیں
کی تھیں اس لیے سختی سے جھڑکا۔۔

جب تک یہاں ہیں میں زارون حیدر کو تم
کہاں گمراہیوں میں چلا رہا ہوں

کی میں اس لیے کی سے برہ۔

جب تک یہاں ہیں میں زارون حیدر کو تم
کہوں گی جب واپس چلے جائیں گے ہھر
آپ جناب کا تکلف کریں گی۔۔ مزے
سے کہتے اس کے سامنے رکھا کافی کا کپ

شک کے میں گت

اپ جناب کا تلف لریں ی۔۔ مزے
سے کہتے اس کے سامنے رکھا کافی کا کپ
اٹھا کے اپنے ہونٹوں سے لگایا تو زارون
جزر بزر ہوا۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پہ چھانا چاہتی تھی

جزر بزر ہوا۔۔

یہ لڑکی اس کے حواسوں پہ چھانا چاہتی تھی
اور زارون اسے ایسا کوئی موقع نہیں دینا
چاہتا تھا۔۔ اٹھ کے روم کی طرف چل دیا
حور عین بھی اس کے پیچھے ہی تھی۔۔

چاہتا تھا۔۔ اٹھ کے روم کی طرف چل دیا
حور عین بھی اس کے پیچھے ہی تھی۔۔
تم باہر کیوں آئے۔۔ اندر داخل ہوتے
پوچھا۔۔۔

واک کرنے گیا تھا اس لیے۔۔ زارون نے

پوچھا۔۔۔

واک کرنے گیا تھا اس لیے۔۔ زارون نے
جھوٹ بولا اب یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا اس
کی فکر تھی۔۔

اچھا۔۔ مجھے لگا میری فکر میں آدھے ہونے

کی فکر تھی۔۔

اچھا۔۔ مجھے لگا میری فکر میں آدھے ہونے
لگے تھے۔۔

ابھی ایسا بھی دماغ نہیں خراب ہوا میرا۔۔
زارون نے تنفر سے کہا۔۔

ابھی ایسا بھی دماغ نہیں خراب ہوا میرا۔۔

زارون نے تنفر سے کہا۔۔

اچھا۔۔ وہ خاموش ہو گئی زارون لیپ ٹاپ

پہ مصروف ہو گیا۔۔۔

اگر میں یہ بات اتنے تک کہہ گئی کافی

پہ مصروف ہو گیا۔۔۔

اگر میں مر جاؤں تو تم کیا کرو گے۔۔ کافی

دیر بعد کچھ سوچتے حور عین نے پوچھا۔

پہلی فرست میں انزلہ سے شادی کر لوں

۱۲ کس ۳۱ ک ۵۰ ط ۱۱

دیر بعد پھ سوپے سو رین کے پوچھا۔۔
پہلی فرست میں انزلہ سے شادی کر لوں
گا۔۔ یہ جملہ کیسے اس کے ہونٹوں سے
پھسل گیا وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اور
حور عین کا رنگ سفید پڑا۔۔
تمہ

پس لیا وہ خود ہی نہیں جاننا کھا اور

حور عین کا رنگ سفید پڑا۔۔

تمہیں ذرا بھی افسوس نہیں ہو گا۔۔۔ اسے

صدمہ لاحق ہوا۔۔

ہر گز نہیں وہ سنجیدہ تھا۔۔

صدمہ لاحق ہوا۔۔

ہر گز نہیں وہ سنجیدہ تھا۔۔

ٹھیک ہے پھر دعا کرو میں آج ہی مر

جاؤں۔۔ دل پہ ہاتھ رکھتے اس نے مدھم

آواز میں کہا

جاؤں۔۔ دل پہ ہاتھ رکھتے اس نے مدھم
آواز میں کہا

اللہ کرے تم ابھی مر جاو تم جیسے عذاب
سے جان چھوٹے۔۔ زارون سرد مہری سے
کہتا لیپ ٹاپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

سے جان چھوٹے۔۔ زارون سرد مہری سے
کہتا لیپ ٹاپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔
اتنی بے رخی۔۔ اس کے منہ سے خون کا
ننھا سا قطرہ نکلا۔۔ جیسے ہاتھ کی پشت سے
رگڑ دیا۔۔

ننھا سا قطرہ نکلا۔۔ جیسے ہاتھ کی پشت سے
رگڑ دیا۔۔

وہ سر جھکائے ہوئے تھا کے خاموشی پہ غیر
ارادی طور پہ اپنی بیوی کی جانب دیکھا۔۔
منہ بھر کے اسے ارکائی، آئی، وہ دوڑ کے ہاتھ

ارادی طور پہ اپنی بیوی کی جانب دیکھا۔
منہ بھر کے اسے ابکائی آئی وہ دوڑ کے باتھ
روم میں بند ہو گئی۔

زارون کا دل دھک سے رہ گیا۔ کیا دعا

اٹھ جائے گی بھی، سوچا۔ اتنی سی بات

روم میں بند ہو گی۔۔

زارون کا دل دھک سے رہ گیا۔۔ کیا دعا

اتنے جلدی بھی سن لی جاتی ہے۔۔ اتنے

جلدی۔۔ اس نے تو انزلہ کے لیے بھی

دعائیں کی تھیں وہ قبول نہیں ہوئیں۔۔ پھر

جندی۔۔ اس کے وارثے پیے

دعائیں کی تھیں وہ قبول نہیں ہوئیں۔۔ پھر

یہ کیوں۔۔

حور عین بیسن پہ جھکے اپنا دل الٹ رہی

تھی۔۔ وہ ایک آخری آواز زارون کو دینا

بیت تھ ک

خو رہیں نین پہ بھلے اپنا دل الٹ رہی

تھی ۔۔ وہ ایک آخری آواز زارون کو دینا

چاہتی تھی پر کیسے ۔۔ اس کا تو دل پھٹ گیا

تھا ۔۔

انزلہ اب تک صرف اس کا خیال تھا۔۔ پر

تھا۔۔

انزلہ اب تک صرف اس کا خیال تھا۔۔ پر
زارون کے منہ سے اتنا کھلے عام تبصرہ۔۔
پھر اس کے مرنے کی بدعا۔۔ طلاق اور
تعلق کے بیچ کا راستہ۔۔ ایک موت ہی تو

پھر اس کے مرنے کی بدعا۔۔ طلاق اور
تعلق کے بیچ کا راستہ۔۔ ایک موت ہی تو
تھی

چلو حور عین کے لور دعائیں کرنا شروع